



Storybooks Canada

storybookscanada.ca

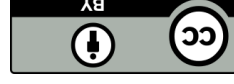
اوہ دن جنہیں تم نے گھر چھوڑا / The day I
left home for the city

Written by: Lesley Koyi, Ursula Nafula

Illustrated by: Brian Wambi

Translated by: (ur) Samrina Sana

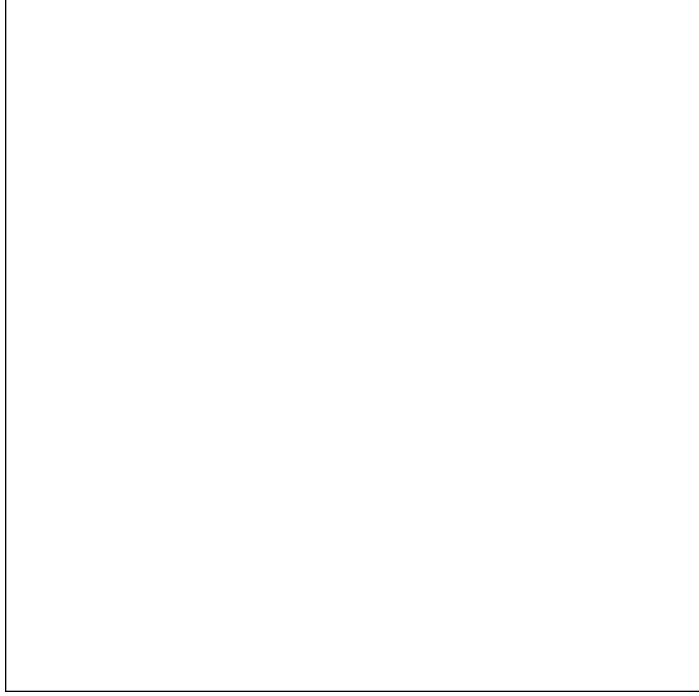
This story originates from the African Storybook
(africanstorybook.org) and is brought to you by
Storybooks Canada in an effort to provide children's
stories in Canada's many languages.



This work is licensed under a Creative Commons
Attribution 4.0 International License.
<https://creativecommons.org/licenses/by/4.0>

The day I left home for the city

اوہ دن جنہیں تم نے گھر چھوڑا



✎ Lesley Koyi, Ursula Nafula

🔒 Brian Wambi

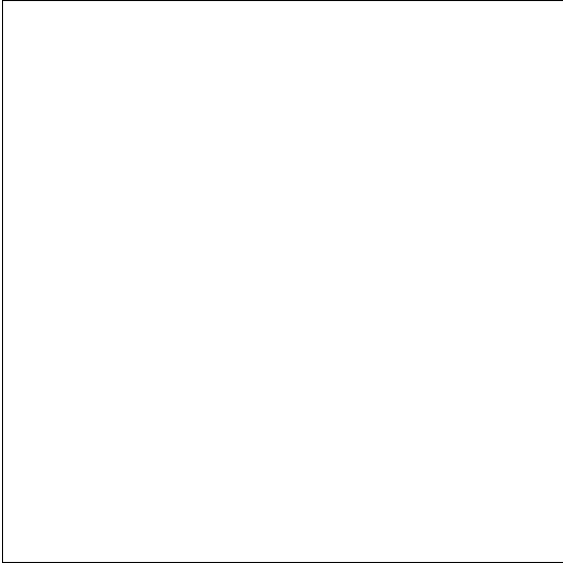
📄 Samrina Sana

🗨️ Urdu / English

📊 Level 3

(imageless edition)





میرے گاؤں کا چھوٹا سا بس سٹاپ لوگوں اور بھری ہوئی بسوں میں
مصروف تھا۔ زمین پر رکھنے کے لیے اور بھی سامان موجود تھا۔ کنڈکٹر اُن
جگہوں کا نام چلا کر بتا رہے تھے کہ بسیں کہاں جا رہی ہیں۔

...

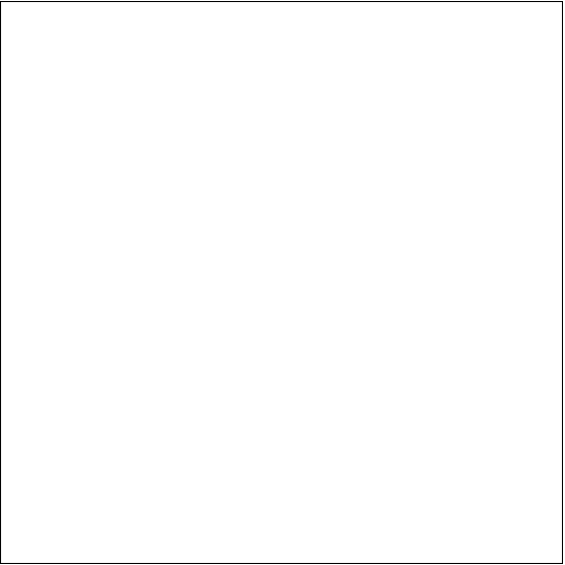
The small bus stop in my village was busy with people and overloaded buses. On the ground were even more things to load. Touts were shouting the names where their buses were going.

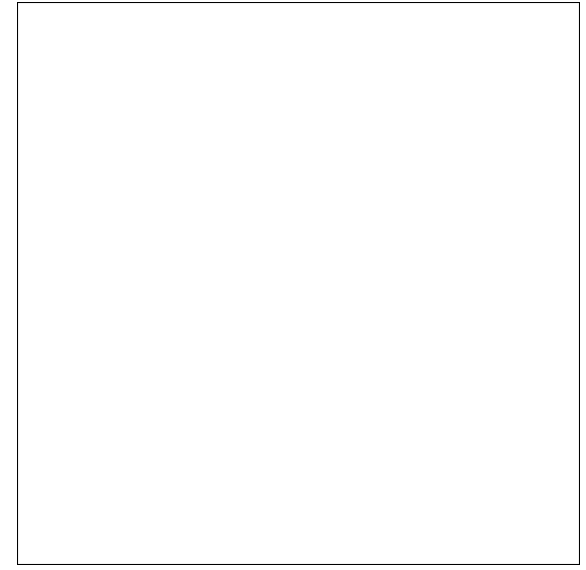
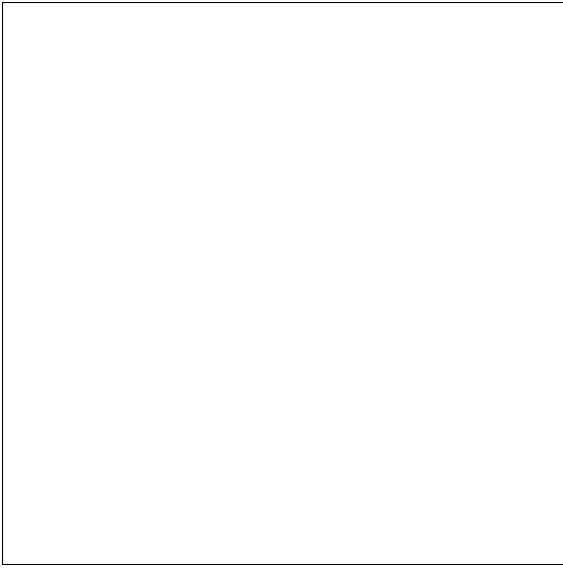
“City! City! Going west!” I heard a tout shouting. That was the bus I needed to catch.

...

- وہی نہیں تھی جو تھی؟

تہ - یہ سب کچھ ہے جو یہ سب کچھ ہے؟





شہر کی بس تقریباً بھر چکی تھی لیکن مزید لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے اپنا سامان بس کے نیچے رکھا باقیوں نے اپنا سامان اندر بنے خانوں میں رکھ دیا۔

...

The city bus was almost full, but more people were still pushing to get on. Some packed their luggage under the bus. Others put theirs on the racks inside.

واپس جانے والی بس تیزی سے بھر رہی تھی۔ جلد ہی وہ مشرق کا راستہ اختیار کر لے گی۔ میرے لیے اب سب سے ضروری کام اپنے چچا کے گھر کو ڈھونڈنا تھا۔

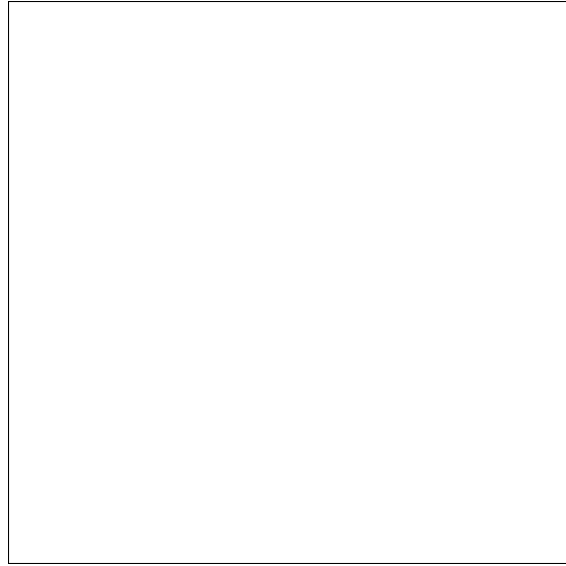
...

The return bus was filling up quickly. Soon it would make its way back east. The most important thing for me now, was to start looking for my uncle's house.

Nine hours later, I woke up with loud banging and calling for passengers going back to my village. I grabbed my small bag and jumped out of the bus.

...

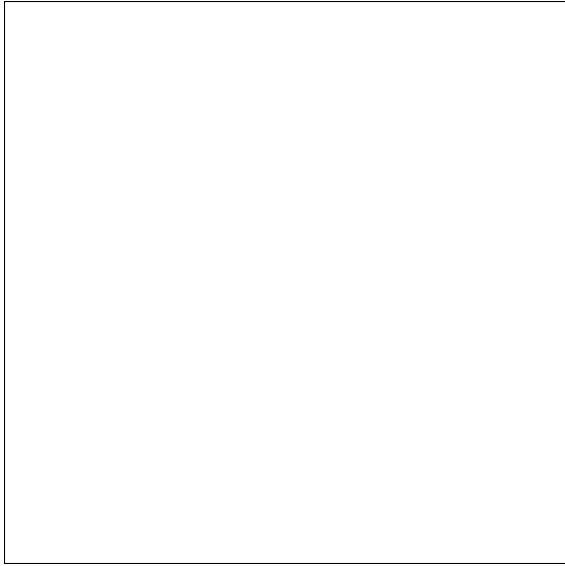
نو گھنٹوں بعد میں گاڑی کے لئے واٹس جانے والی گاڑی آئی اور انہوں نے پورے بندے سے بتدراہوار بتیے۔ میں نے اپنا چھوٹا سا کھٹکھا ڈبو ڈبو کر اور بس سے باہر چھلانگ لگادی۔

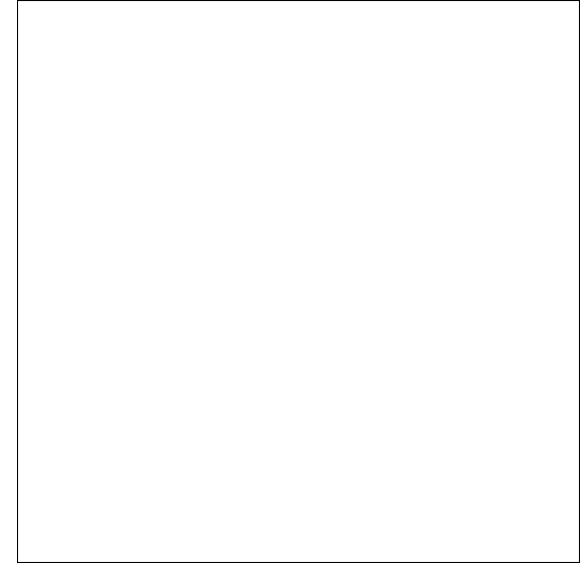
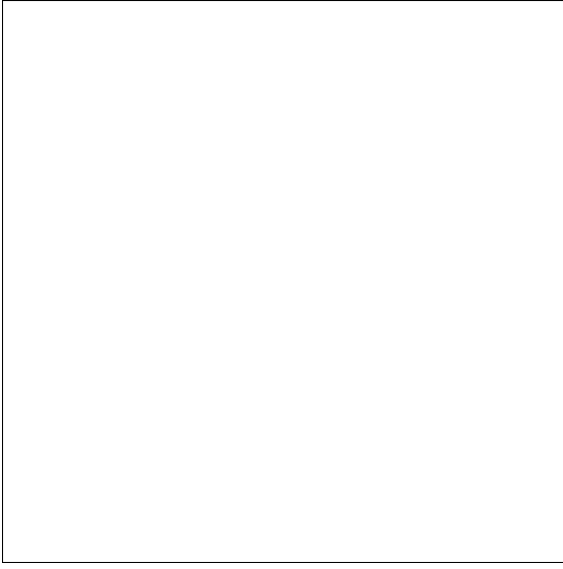


New passengers clutched their tickets as they looked for somewhere to sit in the crowded bus. Women with young children made them comfortable for the long journey.

...

نئے مسافروں نے اپنے ٹکٹے ہاتھ میں پکڑ لئے اور بھری ہوئی بس میں گھسیٹ پکھسیٹ کر جگہ بنانے لگے۔ وہ بچے، عورتیں اور جوان لڑکیاں تھیں۔ کچھ بچے تھے جنہوں نے اپنے چھوٹے بچے کو پیٹنے اور انہیں گلے دینے شروع کر دیے تھے۔





میں آگے جا کر ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا۔ میرے آگے بیٹھے آدمی نے سبز رنگ کا ایک پلاسٹک کا تھیلا اپنے ہاتھوں میں دبا رکھا تھا۔ اُس نے پرانے جوتے پہنے تھے، ایک پھٹا ہوا کوٹ اور وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

...

I squeezed in next to a window. The person sitting next to me was holding tightly to a green plastic bag. He wore old sandals, a worn out coat, and he looked nervous.

راستے میں، میں نے اُس جگہ کا نام یاد کیا جہاں بڑے شہر میں میرے چچا رہتے ہیں۔ میں ابھی بھی اُسے بڑبڑا رہا تھا جب میری آنکھ لگی۔

...

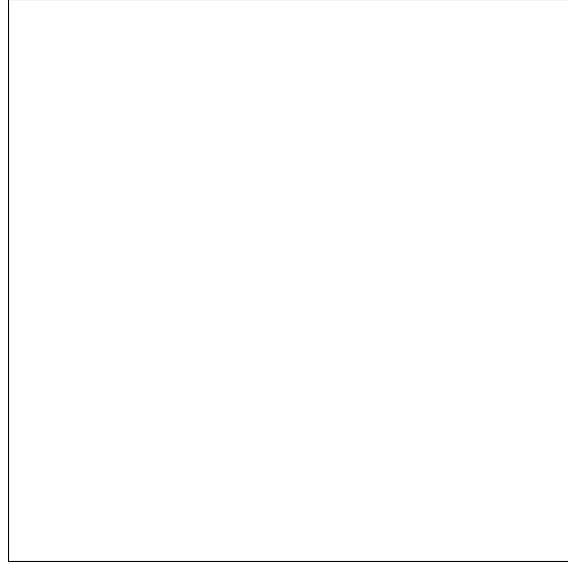
On the way, I memorised the name of the place where my uncle lived in the big city. I was still mumbling it when I fell asleep.

But my mind drifted back home. Will my mother be safe? Will my rabbits fetch any money? Will my brother remember to water my tree seedlings?

...

ذرا

تیرا ذرا کچھ یاد ہے؟ تیرا بھائی کبھی پتہ لگا سکتا ہے؟ تیرا بھائی کبھی پتہ لگا سکتا ہے؟ تیرا بھائی کبھی پتہ لگا سکتا ہے؟

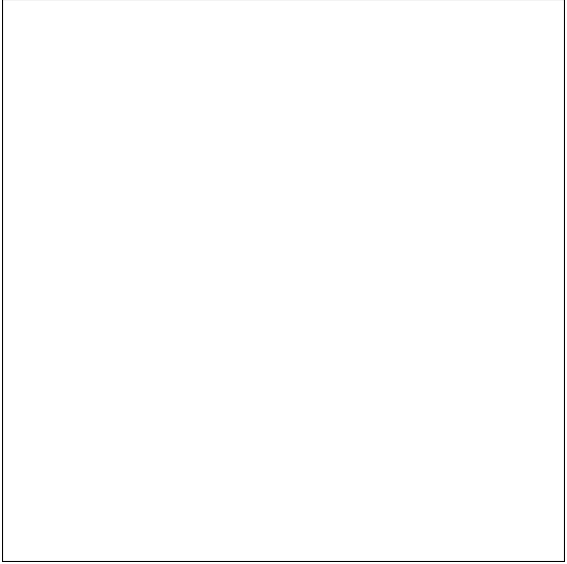


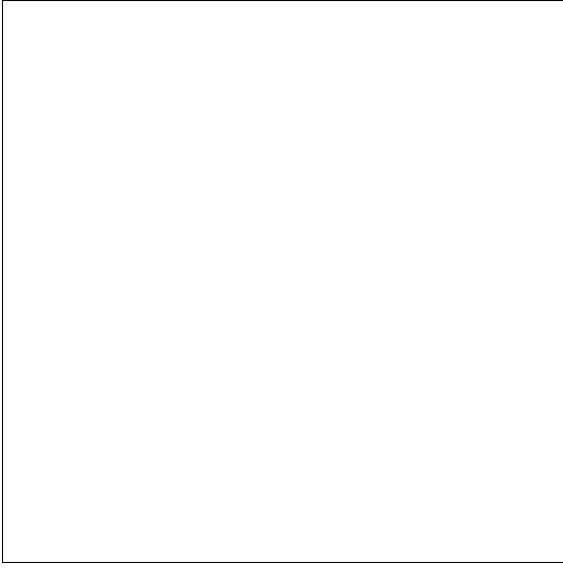
I looked outside the bus and realised that I was leaving my village, the place where I had grown up. I was going to the big city.

...

بھا

میں نے دیکھا کہ گاڑی چل رہی ہے، وہ گاڑی چل رہی ہے، وہ گاڑی چل رہی ہے۔

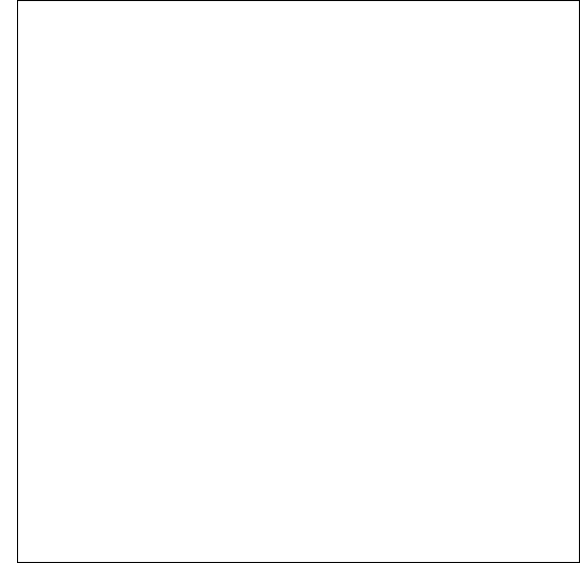




سامان نکل ہو چکا تھا اور مسافروں نے اپنی اپنی جگہ لے لی تھی۔ سامان بچنے والے ابھی بھی دھکا دے کر بس کے اندر اپنا سامان بچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی چلا رہا تھا جو چیز اُس کے پاس بچنے کے لیے موجود تھی۔ اُن کے الفاظ میرے لیے مزاحیہ تھے۔

...

The loading was completed and all passengers were seated. Hawkers still pushed their way into the bus to sell their goods to the passengers. Everyone was shouting the names of what was available for sale. The words sounded funny to me.



سفر کے دوران، بس کے اندر گرمی کی شدت اور بڑھ گئی۔ میں نے نیند کی امید کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

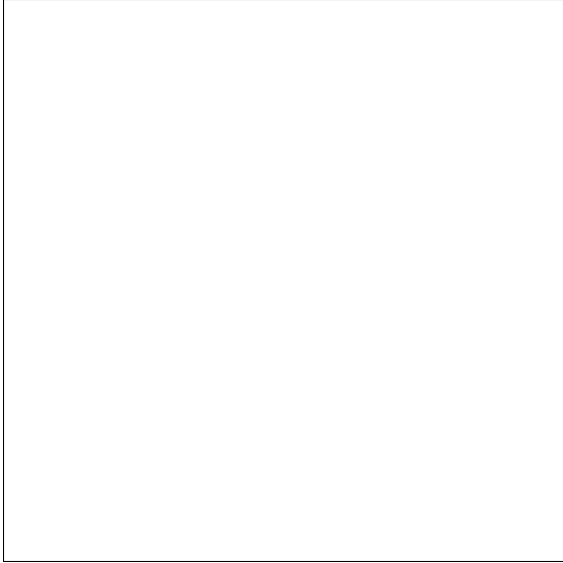
...

As the journey progressed, the inside of the bus got very hot. I closed my eyes hoping to sleep.

As the bus left the bus stop, I stared out of the window. I wondered if I would ever go back to my village again.

...

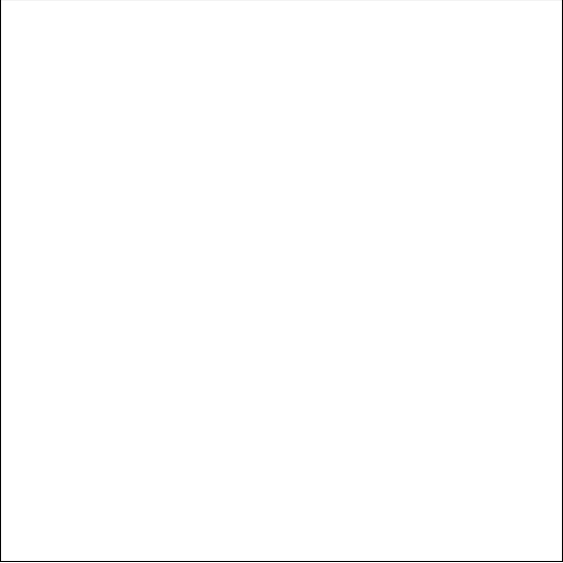
وہ گاڑی چلائی اور گاڑی چلائی، وہ گاڑی چلائی اور گاڑی چلائی۔
 کیا وہ گاڑی چلائی اور گاڑی چلائی؟

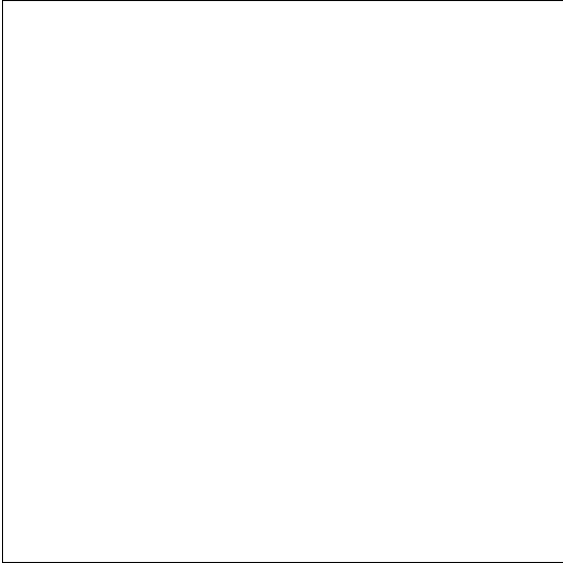


A few passengers bought drinks, others bought small snacks and began to chew. Those who did not have any money, like me, just watched.

...

کچھ لوگ پیئیں اور کچھ لوگ کھا لیں۔ وہ لوگ جو پیسے نہیں رکھتے، جیسے میں، بس دیکھتے رہتے ہیں۔

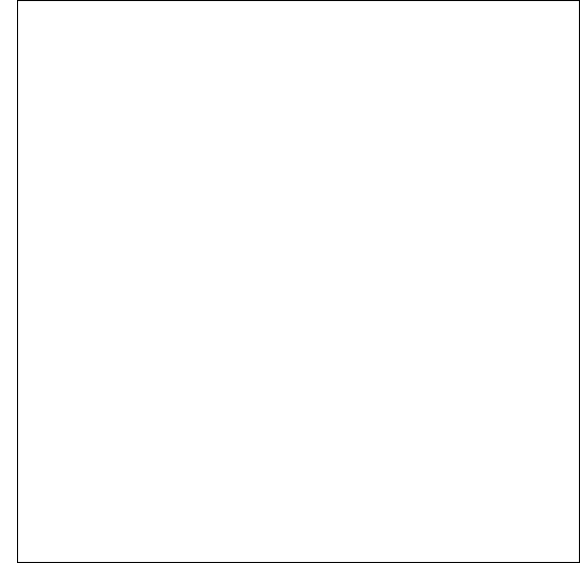




یہ سرگرمیاں بس کے مسلسل ہارن کی وجہ سے متاثر ہو رہی تھیں لیکن یہ ایک نشانی بھی تھی کہ ہم جانے کے لیے تیار ہیں۔ کنڈکٹر سامان بیچنے والوں پر بہت زور سے چلایا کہ وہ باہر چلے جائیں۔

...

These activities were interrupted by the hooting of the bus, a sign that we were ready to leave. The tout yelled at the hawkers to get out.



سامان بیچنے والے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے بس سے باہر نکلے۔ کچھ نے مسافروں کو بقایا دیا جبکہ باقیوں نے آخری وقت میں اپنی چیزیں بیچنے کی کوشش کی۔

...

Hawkers pushed each other to make their way out of the bus. Some gave back change to the travellers. Others made last minute attempts to sell more items.